السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

دونوں میں سے کون سا کام بہتر ہے۔ سیاست کے ذریعے اسلام کےلئے کام کرنا' یا لوگوں کو بنوی طریقہ کی طرف واپس آنے کی دعوت دینے کے ذریعے اسلام کیلئے کام کرنا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام کیلئے لوگوں کوکتاب وسنت کی طرف فجوع کرنے کی دعوت کے ذریعے کام کرنا ضروری ہے اور یہ کام اس نہج پر کیا جائے۔ جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی ہے اور جس کا حکم اپنے رسول محمد ﷺ کو یہ کہہ کر دیا ہے:

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ... النحل ١٢٥

''اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دیجئے اور ان سے اس طریقے سے بحث کیجئے جو بہتر ہے۔''

نیز ارشاد فرمایا:

قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُو إِلَى اللَّهِ ۚ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۖ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ... يوسف ١٠٨

''اے پیغمبر!) کہہ دیجئے یہ میرا راستہ ہے' میں اللہ کی طرف بصیرت کے ساتھ دعوت دیتا ہوں' میں بھی اور میری پیروی کرنے والے بھی اور اللہ پاک ہے اور میں مشرک نہیں ہوں۔)''

جناب رسول اللہ ﷺ نے دعوت الی اللہ کا طریقہ زبانی ارشادات کے ذریعے بھی واضح فرمایا ہے' عملی طور پر بھی اور تحریری طور پر بھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

(مَن رَأَى مِنكُم مُنكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِن لَّم يَستَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِن لَّم يَستَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَالِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ)

''تم میں سے جو شخص کوئی برائے دیکھے تو اسے ہاتھ سے (ختم کرکے صورت حال) تبدیل کردے' اگر (قوت بازو سے روکنے کی) طاقت نہ ہو تو زبان سے (منع کرے' سمجھا کر تبدیلی پیدا کرے)' اگر (اس کی بھی) طاقت نہ ہو تو دل سے (تبدیلی کی خواہش اور عزم رکھے) اور یہ سب سے کمزور ایمان ہے۔''

اس حدیث کو امام احمد' امام مسلم اور سنن اربعہ کے مؤلفین نے روایت کیا ہے اور جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا:

(إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَاتَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَالِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَالِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَالِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ)

''تم اہل کتاب کی ایک قوم کے پاس جارہے ہو۔ انہیں سب سے پہلے جس چیز کی دعوت دو' وہ لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی ہونی چاہیئے۔ اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں' (یہ زکوۃ) ان کے دولت مندوں سے وصول کی جائے گی اور واپس ان کے غریبوں کو دے دی جائے گی۔ اگر اس بات میں بھی وہ تمہاری اطاعت کریں تو ان کے عمدہ مال لینے سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا، کیونکہ اس کے اور اس کے درمیان کوئی حجاب حائل نہیں ہوتا۔' 1

(صحيح بخاري حديث نمبر: ١٤٥٨' ١٤٩٦' صحيح مسلم حديث نمبر: ١٩' سنن ابی داوٗد حديث نمبر: ١٥٨٤' جامع ترمذي حديث نمبر: ٦٢٥۔ سنن نسائی ٥ ٥٥ مسند احمد ١ ٢٣٣ 1)

اس حدیث کو امام احمد' امام بخاری' امام مسلم اور سنن اربعہ والوں نے روایت کیا ہے۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جب غزوہ خیبر کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جھنڈا عنایت کیا تو ان سے فرمایا:

(انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الإِسْلَامِ وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ تَعَالَى فِيهِ، فَوَاللهِ لَأَنْ يُهْدَى بِكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ)

''آرام سے چلتے جاؤ حتیٰ کہ ان کے علاقے میں پہنچ جاؤ' پھر انہیں اسلام کی دعوت دینا اور بتانا کہ اسلام میں ان پر اللہ کے ان سے حقوق کی ادائیگی واجب ہے' قسم ہے اللہ کی! اگر اللہ تعالیٰ تیری وجہ سے ایک آدمی کو بھی ہدایت عطا فرمادے تو تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔'' (مسند احمد ج: ٥' ص: ٣٣٣۔ صحیح بخاری حدیث نمبر: ٢٩٤٢' ٣٠٠٩' ٣٧٠١' ٤٢١٠' صحیح مسلم حدیث نمبر: ٢٤٠٦۔

جناب رسول اللہﷺ نے مختلف قوموں کے بادشاہوں کو خطوط ارسال فرمائے جن میں انہیں اسلام لانے کی دعوت دی اور انہیں صرف ایک اللہ کی عبادت کا حکم دیا۔

اہل کتاب کو حضورﷺ نے جو خطوط تحریر فرمائے ان میں یہ آیت بھی لکھی:

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ ٦٤ ... آل عمران

''اے اہل کتاب اس بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر (واجب التعمیل) ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں' اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں اور اللہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے کو رب نہ بنالیں۔''

اورانہیں یہ وعدہ دیا کہ اگر وہ ایمان لائیں گے تو دگنا اجر وثواب پائیں گے اورانہیں تنبیہ فرمائی کہ اگر وہ اعراض کریں گے تو اپنے گناہ کی سزا بھی پائیں گے اوراپنی قوموں کے گناہوں کے بھی۔ (جناب رسول اللہﷺ نے مختلف قوموں کے حکمرانوں کو خط تحریر فرمائے تھے۔ مثال کے طور پر دیکھئے' صحیح بخاري حديث نمبر: ۲۹۳۹' ۲۴۲۴' ۲۹۴۰اور صحیح مسلم حديث نمبر: ۱۷۷۴۔

اس کے علاوہ نبیﷺ نے اپنے عمل سے اسلام کی دعوت دی۔ چنانچہ رسول اللہﷺ اللہ تعالیٰ کی عملی توحید اور عبادت میں درجہ کمال کی ایک عظیم مثال تھے' اسی طرح آپﷺ اپنی ذات کے لئے ناراض ہوتے تھے نہ اپنی ذات کیلئے کسی سے انتقام لیتے تھے' لیکن جب اللہ کی حدود کو پامال کیا جاتا تو پھر آپﷺ غضبناک ہوجاتے تھے نیز رسول اللہﷺ قرآن مجید کے بیان کے مطابق مومنوں کے ساتھ انتہائی شفقت ورحمت کا برتاؤ کرتے تھے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ٤ ...القلم

''آپ عظیم (عمدہ ترین) اخلاق پر کاربند ہیں''

اس طرح آپﷺ نے زبانی' تحریری اور عملی طور پر دعوت و تبلیغ کا ایک طریق کار پش کردیا ہے تو یہ محمدی دعوت کی سراپا حکمت ورحمت والی پالیسی ہے جو رسول اللہﷺ نے ہمارے لئے وضع فرمائی ہے۔ لہٰذا اسلامی جماعتوں کے مبلغین کا فرض ہے کہ وہ حکمت' موعظۂ حسنہ اور جدال احسن پر مبنی اصولوں کو پش نظر رکھیں اور ہر کسی سے اس کی ذہنی سطح کے مطابق بات کریں۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے دین کی مدد فرمائے گا اوران کے تیروں کو ان کے بھائیوں کی طرف سے پھیر کر دشمنوں کی طرف کردے گا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ